زمانہ جاہلیت میں عرب عورتوں پر مظالم (ایک تجزیاتی مطالعہ)

Atrocities on Arab women in the age of Jahiliyyah (An Analytical Study)

Rizwana Kousar
Lecturer, Department of Islamiyat
The university of Azad jammu & Kashmir university,Muzaffarabad
Dr. Hafiz M. Ibrar Ullah
Assistant Professor, Department of Islamiyat
The university of Azad jammu & Kashmir university,Muzaffarabad
Dr Hashmat Begum
Assistant Professor, Department of Islamiyat
Shaheed Benazir Bhatto, Women University, Peshawar

Abstract
During the period of Jahiliyyah, the Arabs in particular and the general people were living on earth, and the ways of salvation and guidance had disappeared. During the period of Jahiliyyah, the women of the Arab society were going through severe trials, some were like this, who refused to support the girls, and forced them to live a life of humiliation and disgrace. In the religion of Islam, women have their status and place, in the sermon of Arafat on the occasion of Hajjat Ul Wada, the Prophet ﷺ advised good behavior towards women. It is a great achievement of the religion of Islam that in the era of Jahiliyyah, women who considered themselves a cause of infamy, gave dignity in the form of a mother, sister, daughter, and wife. In the history of Islam, there have been women in front of whom good experts found themselves helpless, their tongue was sharper than a sword, and the poems of some women were no less than a bare sword for an enemy. In the teachings of the Prophet ﷺ, the rules and issues are explained equally for both men and women.

Keywords: women, Atrocities, Book of Allah

دین اسلام کی اصطلاح میں جاہلیت سے مراد ہر وہ طرز عمل ہے جو اسلامی اخلاق و آداب، اور اسلامی تہذیب و ثقافت کے خلاف کوئی عمل ہو، جو مسلمانوں کے لئے قابل قبول نہ ہو۔ جاہلیت کا لفظ قرآن مجید میں چار دفعہ استعمال ہوا ہے۔[1] لفظ ظلم و ظالم اور مظلمہ اور مظالم کا اشتقاق ظلمت یعنی تاریکی سے ہے، عدل و انصاف کی میزان میں ایک خفیف سا جھکاؤ بھی ظلم کے معنی میں شامل ہے اور یہ واضح ہے کہ جہالت ایسی تاریکی ہے کہ جو اپنے وسیع معنوں میں اپنے اور بیگانہ کی تمیز مٹا دیتی ہے جس طرح اندھیرا ہونے پر قوت شناخت کام نہیں دیتی، اسی طرح ظالم کی مثال ہے کہ وہ اپنے اور بیگانہ حق اور ناحق کی تمیز کھو بیٹھتا ہے، ظلم کی خفیف سی آہٹ بھی نفس کے باطن و خارج میں گوارا نہیں کی گئی، کیونکہ خفیف سا ظلم بھی انسان کو نامراد بنا دیتا ہے۔[2]

جاہلیت کے زمانے میں عرب کے لوگ بہت سارے قبیلوں میں تقسیم ہوئے تھے، ہر قبیلے کا اپنا ایک الگ سردار ہوتا تھا، سردار بادشاہ نہیں ہوتے تھے لیکن ان کو وہ ہی درجہ حاصل ہوتا تھا، جو ایک بادشاہ کو حاصل ہوتا ہے۔ دور جاہلیت میں عرب کے لوگ آپس میں لڑتے جھگڑتے تھے، عام باتوں پر لڑائی شروع ہوتی اور کئی برسوں تک جاری رہتی، شراب پینے کو فخر سمجھتے تھے، اور جُوا کھیلنا ان کا عام رواج تھا، لڑکیوں کی پیدائش پر ان کو زندہ دفن کر دیتے تھے، کچھ اچھے عادات بھی تھے، جیسے مہمان نوازی اور کسی کو معاف کرنا ان میں عام تھا۔[3] سب سے پہلی عورت حضرت حوا علیہا السلام کی تخلیق کی گئی، حضرت حوا علیہا السلام کی تخلیق حضرت آدم علیہ اسلام کی پسلی سے ہوئی، جب حضرت آدم علیہ السلام نیند سے بیدار ہو گئے تو پاس حضرت حوا علیہا السلام کو پا کر بہت خوش ہوئے، اور حضرت حوا کے ساتھ اپنے خون اور گوشت کی وجہ سے محبت پیدا ہو گئی، اس کے بعد اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت آدم کو حضرت حوا کے نکاح میں دے دیا۔[4]

زمانہ جاہلیت میں عورتوں پر بے پناہ ظلم ہوتے تھے، اندلسی عربوں میں خلفاء کے عہد کے درباریوں کی جو رشتہ دار عورتیں ہوتی تھیں، وہ تعلیم کے زیور سے آراستہ تھیں، اس وجہ سے کسی حد تک ظلم و ستم سے دُور رہی، ان میں خاتون لبانہ علم ہندسہ کی بڑی ماہرہ تھی، اس طرح الجبرا اور مساحت کی نہایت پیچیدہ سوالات وہ آسانی سے حل کر دیتی تھی، شہزادہ احمد کی بیٹی جس کا عائشہ نام تھا، اس کو نظم میں کمال حاصل تھا اور وہ فصیح اور بلیغ خطیبہ تھی، شہزادی ولیدہ علم بیان و بلاغت میں حد درجہ شہرت رکھتی تھی۔[5] دور جاہلیت میں عورتیں وفات پانے والے شوہر کے ورثاء میں تقسیم کی جاتی تھیں، جاہلیت کے دور مرد کی تعدد ازواج پر کوئی قید نہیں ہوتی تھی، یہی وجہ تھی کہ عورتوں کی پریشانی، تنگی، اور ان پر ظلم و زیادتی کی کوئی پرواہ نہیں کرتے تھے۔[6] تاریخ کے ایک طویل عرصے سے عورت مظلوم چلی آرہی ہے، اور عورت پر ظلم و جبر ہوتی رہی ہے، شریعت اسلامی نے عورت کو جو حقوق دیئے ہیں، اس پر عمل کرنا ضروری ہے، مسلم معاشرے میں اگر ان حقوق کا احترام پیدا ہو جائے، تو ممکن ہے کہ وہ مسائل ہی پیدا نہ ہو، جس پر ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے گرفت ہوتی ہے اہل عرب عورت کے وجود کو موجب عار سمجھتے تھے، حیوانوں سے بھی بد تر سلوک عورت کے ساتھ کیا جاتا تھا، یونان میں طویل عرصے تک اس بات پر تحقیق ہوتی رہی، کہ عورت کے اندر روح ہے یا نہیں ہے۔[7]

دین شریعت سے پہلے عرب کی عورتیں مرد کے ساتھ بات کرنے کی طاقت نہیں رکھتی تھی کہ وہ مرد کے سامنے بات کر سکے، دین شریعت نے عورت کو قوت اظہار سے نواز دیا، اس لئے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ مدنی عورتوں نے عرب عورتوں کو کلام کرنا سکھایا ہے۔ عورت مرد کے سامنے احتجاج کا حق تو رکھتی ہے لیکن ایسا احتجاج جو باہمی مفاد اور میانہ روی پر قائم ہو۔[8]

اسلام سے پہلے عورت پر ایک بڑا ظلم یہ ہوتا کہ مرد باقاعدہ طور پر خود کو عورت کی جان و مال کا مالک سمجھتے تھے، عورت جس سے شادی کر لیتی وہ اس عورت کا مالک بن جاتا، اور جب شوہر مر جاتا تھا، تو وارث جس طرح متروکہ مال کے حقدار ہوتے اسی طرح اس عورت کے حقدار بھی بن جاتے، متوفیٰ کے بیوی پر یہ ظلم کرتے تھے کہ چاہے تو وہ خود اس سے نکاح کر لیتے اور چاہے تو کسی اور آدمی سے پیسے لیکر نکاح میں دے دیتے تھے، متوفیٰ شوہر کا بیٹا جو دوسری بیوی سے ہوتا تو وہ بھی اپنے باپ کے بعد خود اس کو نکاح میں لا سکتا تھا۔ اسی طرح ایک ظلم یہ بھی ہوتا تھا کہ جو مال عورت کو میکے والوں سے مل جاتا، عورت اس سے محروم اور لاتعلق رہتی تھی، اور یہ مال سُسرال کے لوگ لے لیتے تھے۔[9]
عورتوں پر ایک ظلم یہ بھی ہوتا تھا، کہ بسا اوقات ایک بیوی طبعی طور پر اپنے شوہر کو ناپسند ہوتی تھی، تو شوہر حقوق زوجیت ادا نہیں کرتا اور طلاق بھی نہیں دیتا، تاکہ یہ عورت تنگ آکر خود طلاق کا مطالبہ کرے، اور جو مہر اسے دے چکا ہے وہ اسے معاف کر دے، پھر اس کو آزادی ملے گی، بسا اوقات شوہر کی وفات کے بعد شوہر کے رشتہ دار جاہلانہ رسم و رواج کے تحت عورت کو دوبارہ نکاح کرنے نہیں دیتے، اور اس بات کو اپنے خاندان کے لئے عار سمجھتے تھے، کہ یہ عورت دوبارہ شادی کر لیں یہ مظالم اس بنیاد پر ہوتے تھے کہ عورت کی مال و جان اُن کی ملکیت ہے۔[10]
اللہ سبحانہ وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں،
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا ؕ[11]
ترجمہ: اے ایمان والو! تمہارے لئے حلال نہیں کہ تم زبردستی عورتوں کے وارث بن جاؤ

زمانہ جاہلیت کا ایک اہم دستور تھا کہ اپنے رشتہ داروں کی جو بیویاں ہوتی تھیں، اُس کے زبردستی وارث بن جاتے تھے، مہر کے بغیر اُن سے شادی کر لیتے تھے، عورت ان کے ساتھ مجبوری کی تحت زندگی گزارتی تھی، ذاتی طور پر وہ اپنے نفس کی مالک بھی نہیں ہوتی تھیں، اہلِ عرب میں یہ طریقہ بھی تھا کہ اپنی بیوی کے علاوہ کوئی دوسری عورت انہیں

پسند آجاتی تو اپنی بیوی پر جھوٹی تہمت لگاتے تاکہ وہ اس سے پریشان ہو کر جو کچھ لے چکی ہے واپس کر دے اور طلاق حاصل کر لے۔[12]

حضرت معاذہ بنت عبد اللہ رضی اللہ عنہا رئیس المنافقین عبد اللہ ابن ابی سلول کی کنیزہ تھی، اس پر عبد اللہ بن ابی ابن سلول بہت ظلم کیا کرتے تھے، یہ بہت عالمہ اور فاضلہ عورت تھی، قبول اسلام کے بعد عبد اللہ بن ابی ابن سلول نے اس کو سخت تکلیفیں پہنچائیں، ایک مرتبہ جب عبد اللہ بن ابی ابن سلول نے اسے بہت اذیت دی، تو انہوں نے کہا، اگرچہ میں ایک غلام اور کنیز عورت ہوں، لیکن میرا ضمیر آزاد ہے میں اسلام کی نعمت سے مالامال ہو چکی ہوں، قبول اسلام کے بعد اللہ نے ان کو آزادی کے نعمت سے نوازا۔[13]

عربوں نے سب سے پہلے آبادی عراق میں قائم کی جہاں پر انہوں نے انبار اور حیرہ کو وطن بنایا، اس کے بخت نصر کو حکم ہوا کہ وہ عربوں سے جنگ کرے، ان کے اموال کو قبضہ کر لے، اور ان کے شہروں کو روند ڈالے، بخت نصر کا اپنا نام نبوخد نصر تھا لیکن عرب اس کو بخت نصر کہتے تھے، عرب میں معد بن عدنان بادشاہ تھا اور اس دور میں عرب بخت نصر کے علاقے میں کھجور، گندم، اور کپڑے کا تجارت کیا کرتے تھے۔[14]

اکثر محققین کی رائے یہ ہے کہ عملیق سب سے پہلے عربی زبان بولنے والے تھے، انہوں نے بابل سے کوچ کیا، اس وقت جرہم کو عرب عاربہ کہا جاتا تھا، یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ثمود اور جدلیس عابر بن ارم بن سام بن نوح کے فرزند ہیں، جبکہ عاد اور عبیل اعوص بن ارم بن سام بن نوح کی نسل سے ہیں۔[15]

دور جاہلیت میں اخلاقی طاقت منظم نہیں تھی، نہ ان میں اخلاق و کردار کا رواج تھا، نہ اس دور میں علمی ادارے تھے اور نہ اخلاقی تربیت کی جاتی تھی، یہی وجہ تھی کہ لوگ عورتوں پر ظلم و جبر کیا کرتے تھے، اسی طرح معاشرت کسی نظام کے تحت نہیں تھا، لوگ غلام رہتے تھے، اور اس کی حقیقت یہ تھی کہ حقیقی حریت سے نفرت اور قومی استقلال اور خودداری سے بیگانگی اس عرب معاشرے میں کافی حد تک موجود تھی۔[16]

نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے۔

استوصو بالنساء، فان المراۃ خلقت من ضلع، وان اعوج الشئ فی الضلع اعلاہ، فان ذھبت تقیمہ کسرتہ، وان ترکتہ لم یزل اعوج، فاستوصو[17]

عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا کرو، کیونکہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے اور پسلی (کی ہڈی) میں سب سے زیادہ ٹیڑھا پن اُس کے اوپر حصے میں ہوتا ہے، لہذا اگر تم اس کو سیدھا کرنا چاہو گے تو اس کو توڑ دو گے، اور اگر اس ٹیڑھے پن کو رہنے دو گے تو وہ یوں نہیں رہے گا، لہذا تم عورتوں سے حسن سلوک کیا کرو۔

حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی صاحبزادی تھی، نبی کریم ﷺ نے ان کا نکاح نبوت سے پہلے عتبہ بن ابی لہب سے کر دیا تھا لیکن جب نبی کریم ﷺ منصب رسالت پر فائز ہوئے تو ابو لہب نے اپنے بیٹے عتبہ کو طلاق دینے کا کہا، یہی وجہ تھی کہ عتبہ نے رخصتی سے پہلے ہی ان کو طلاق دے دیا تھا۔[18]

یہاں تک کہ اگر مسلمان عورت مرتد ہو جائے تو اُسے قتل نہیں کیا جائے گا بلکہ اسے دوبارہ دین اسلام پر مجبور کیا جائے گا، اور اسے قید کی سزا دی جائیگی یہاں تک کہ وہ اسلام قبول کرے یا قید کی حالت میں اسے موت آجائے [19]۔ دور جاہلیت میں عورت کی پیدائش پر کفار کا انتہائی خراب دستور ہوتا تھا، کسی قسم کی خوشی کا اظہار نہیں کیا جاتا تھا، ہر طرف غم اور فکر کا سماں رہتا تھا، حضرت امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں:

دور جاہلیت میں کفار بچی کے لئے ایک گڑھا کھودتے تھے، اور اس کے بعد اپنی بیٹی کو اس میں ڈال کر گڑھا بند کر دیتے تھے، یہاں تک کہ وہ بچی فوت ہو جاتی تھی، بعض اس طرح تھے، جو اپنی بچی کو پہاڑ کی چوٹی سے نیچے پھینک دیتے تھے، بعض پانی میں پھینک دیتے تھے، سبب قتل غیرت کی وجہ سے ہوتا تھا، بسا اوقات نان ونفقہ لازم ہونے کی ڈر سے ایسا کر لیا کرتے تھے۔[20] عورت نکاح کے ضمن میں مکمل آزاد ہے کہ جس سے چاہے شادی کر سکتی ہے، زمانہ جاہلیت میں عورت کے لئے شادی میں اپنی رائے کا اختیار نہیں ہوتا تھا، اُس پر ظلم وجبر کیا جاتا تھا، مار پیٹ بُرا بھلا کہنا معمول کی بات ہوتی تھی، یہاں تک گھر میں جو کچھ پکاتے تھے، مردوں کے لئے بہترین غذائیت والا کھانا ہوتا تھا، جبکہ عورتیں مظلوم بن کر بوسیدہ اور خراب چیزوں پر گزارہ کرتی تھی۔[21]

ارشاد باری تعالیٰ ہے،

وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ۔ يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ۔ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِي التُّرَابِ ۔ اَلَا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ [22]

ترجمہ: اور جب ان میں کسی کو اس چیز کی خوشخبری سنائی جائے جس کے ساتھ اس نے رحمٰن کو متصف کیا ہے تو دن بھر اس کا منہ کالا رہتا ہے اور وہ غم وغصے میں بھرا رہتا ہے۔ اس بشارت کے بُرائی کے سبب لوگوں سے چھپا پھرتا ہے، کیا اس کو ذلت کے ساتھ رکھے گا، یا اس کو مٹی میں دبا دے گا، خبردار، یہ کتنا بُرا فیصلہ کر رہے ہیں۔

جاہلیت کے زمانے میں عورت کی پیدائش بھی باعث ندامت ہوتی تھی، جس عورت کی پہلی بیٹی پیدا ہوتی تھی، اسے منحوس سمجھا جاتا تھا، کفار کو جب یہ خوشخبری دی جاتی تھی کہ آپ کی بیٹی پیدا ہوئی ہے، تو غصے سے اُن کا رنگ کالا ہو جاتا تھا، جبکہ حضرت واثلہ بن اثقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عورت کی برکت یہ ہے کہ پہلی بار اس کی بیٹی پیدا ہو جائے۔[23]

عالمی یوم خواتین ہر سال 8 مارچ کو منائی جاتی ہے، اور یہ دن خواتین کی آزادی سے منصوب ہوتی ہے آزادی کا تصور کتنا خوبصورت ہے، کہ وہ اپنی حق رائے دہی میں آزاد ہو، اس عورت کے کچھ حقوق ہو، جس کا اس عورت کو کوئی فائدہ ہو، دور جاہلیت میں عورت ظلم و ستم کی چکی میں ہی اپنی زندگی گزارتی تھی۔[24]

ایک مسلمان جب کسی کو حکمت اور کارخیر کی دعوت دیتا ہے تو اس کا وہ مقصد حاصل ہوتا ہے جو سخت رویہ اپنانے سے کبھی حاصل نہیں ہو سکتا، عورت کے احترام اور اس کی تعظیم سے واقف شخص کبھی بھی ظلم و جبر نہیں کرتا، بطور مبلغ اور داعی یہ انتہائی ضروری ہوتا ہے کہ وہ ہر انسان سے اس کے حسب حال معاملہ کرے، عورت کا بنیادی وصف حسن تربیت ہوتا ہے اگر وہ خود مشکلات اور تکالیف سے دوچار ہو، تو اس کے لئے اصلاح معاشرہ میں کردار ادا کرنا انتہائی مشکل کام ہوتا ہے، عورت کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ ظلم و ستم کے سامنے سر جھکا دے کیونکہ اصلاح غلط چیزوں کو بدل کر اچھی صورت اور سیرت میں لانے کا نام ہے۔[25]

زمانہ جاہلیت کی ایک رسم یہ تھی کہ جب کوئی بکری پانچ حمل میں دس مادہ بچے متواتر جنتی تھی، تو اس کو وصیلہ کہتے تھے، اس کے بعد اگر وہ کوئی بچہ جنتی تھی تو اس کو صرف مرد کھا سکتے تھے، عورتوں کو اس کی اجازت نہیں ہوتی تھی، عورتوں کے لئے اس کا گوشت حرام تصور کیا جاتا تھا، مگر مُردہ گوشت میں مرد اور عورت برابر تصور کئے جاتے تھے۔[26]

عرب میں جاہلیت عروج پر تھا، لوگ ایک دوسرے سے بھائی چارے کی بجائے ظلم کیا کرتے تھے، سود پر قرضے دیتے تھے، تاکہ اپنے بھائی کو اور زیادہ مشکلات سے دوچار کرتے تھے۔ ایک ظلم عقد بیوگان کا بھی تھا، بیوہ عورتوں کو آئندہ نکاح پر پابندی لگائی جاتی تھی، بیوہ ہونے کے بعد آئندہ نکاح کے قانونی حق سے محروم ٹھہرانے کا فیصلہ دور جاہلیت میں ہوا تھا۔[27]

ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُىِٕلَتْ، بِاَیِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ [28]

ترجمہ: اور جب زندہ دفن کی گئی لڑکی سے پوچھا جائے گا۔ کس خطا کی وجہ سے اسے قتل کیا گیا؟

زمانہ جاہلیت میں اہل عرب کا یہ دستور تھا، کہ وہ اپنی بچیوں کو زندہ دفن کر دیتے تھے، اس نے کونسا جرم کیا تھا کہ وہ قتل کر دی گئی تھی، صرف عورت کی رُوپ میں پیدا ہونا اتنا بڑا جرم کیوں قرار دیا گیا کہ اسے زندہ دفن کر دیا گیا، یہ سوالات قاتل کے سر زنش کے لئے ہونگے تاکہ بچی جواب دے کہ وہ بے گناہ ماری گئی تھی۔ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا، یارسول اللہ ﷺ، میں نے دور جاہلیت میں اپنی آٹھ بچیوں کو زمین میں زندہ دفن کر دیا تھا، اب میرے لئے کیا حکم ہے، آنحضرت ﷺ نے فرمایا، مفہوم اس طرح ہے کہ اللہ کی راہ میں ہر بچی کی طرف سے ایک غلام آزاد کر دو، اس بندے نے پھر درخواست کیں، کہ یارسول اللہ ﷺ میرے پاس اونٹ ہیں، جبکہ کوئی غلام نہیں ہے، فرمایا گیا، اگر تم چاہو تو ہر بچی کی طرف سے ایک اونٹ ہدیہ کر دو۔[29]

جاہلی دور میں عرب کے لوگوں میں یہ دستور چلا آرہا تھا کہ مختلف مقامات پر شعر و شاعری کی مجلسیں ہوتی تھیں، جس میں مرد اور عورتیں برابر شرکت کیا کرتی تھیں، جب موسم بہار کا آغاز ہوتا تو یہ مجلسیں شروع ہو جاتی تھی، اور لوگ ان مجالس میں جوق در جوق شرکت کیا کرتے تھے، سوق ہجر، عمان، حضر موت، صنعاء اور سوق عکاظ میں مجالس ہوا کرتی تھیں۔ عرب شعراء اپنی بہادری کے قصے سناتے تھے، اگر کوئی سردار حاضری دینے سے معذور ہوتا تو وہ اپنا نمائندہ بھیج دیتا تھا، یہاں مرد شعراء کو بڑے بڑے انعامات سے نوازا جاتا، جبکہ عورتوں کو کوئی خاص توجہ نہیں دیتے تھے۔[30]

عورت جسمانی اعتبار سے مرد سے کمزور ہوتی ہے، یہ ایک طبعی اور فطری حالت ہے کہ عورت جسمانی لحاظ سے مرد سے کمزور ہوتی ہے، اور زمانہ جاہلیت میں مرد اپنی طاقت کا استعمال عورتوں پر کیا کرتے تھے، خود کو طاقتور سمجھ کر عورت کو مارتے پیٹتے،، اس دنیا ہر ایک مخلوق کا یک خاص کمال ہوتا ہے اور عورت کی طاقت جسمانی توانائی پر موقوف نہیں، بلکہ ایک روحانی قوت میں منحصر ہے وہ قوت عورت کا زندہ شعور ہے، دین اسلام نے فطرت نسوانی سے پوری طرح موافق ہدایتیں دی ہیں، گویا کہ عورت کے جملہ خصائص کو اسلامی تعلیمات نے ایک ایک اچھے طریقے سے ترتیب دی ہیں۔[31]

خلاصہ کلام

قدرت نے مخلوقات کو مختلف گروہوں اور جنسوں میں تقسیم کر دیا ہے اور ہر ایک گروہ کو مختلف فرائض دیئے گئے ہیں، انسان کی عبرت وبصیرت کے لئے حیوانات، نباتات، ہر چیز میں جوڑے بنائے گئے ہیں تاکہ وہ رب ذوالجلال کی وحدانیت کا مشاہدہ کر سکے، ظلم وستم کے علاوہ عورت کی زندگی میں بعض ایسے مراحل بھی آتے ہیں، جب وہ زندگی سے مایوس ہو جاتی ہے، بیویوں کو تنگ کرنا، جبری طور پر مہر معاف کروانا، ان کے حقوق ادا نہ کرنا، ذہنی اَذیتیں دینا، کبھی عورت کو اس کے ماں باپ کے گھر بٹھا دینا اور کبھی اپنے گھر میں رکھ کر بات چیت بند کر دینا، دوسروں کے سامنے ڈانٹ ڈپٹ کرنا، لتاڑنا، جھاڑنا وغیرہ یہ سب جاہلیت کے طور طریقے ہیں، اسلام نے عورت کو جو عزت کا درجہ دیا اس سے دین اسلام کی کاملیت وجامعیت کا ثبوت ملتا ہے اسلام نے مرد کو عورت پر ایک درجہ فضیلت دی، اور مرد کو عورت کا منتظم قرار دے دیا، شریعت نے مرد پر نان نفقہ اور عورت کی عزت وعصمت کی تحفظ کی زمہ داری بھی ڈالی ،اور عورت کو چادر اور چار دیواری میں رہنے کے آداب بتائے۔ عورت دین شریعت سے پہلے اس مقام پر تھی جہاں اس کا والد جیسا مشفق ومہربان سہارا بھی جان کا دشمن بن جاتا، دین اسلام نے عورت کو معاشی ذمہ داری سے آزادی دی ہے، بلکہ عورت کا حق مہر ادا کرنے کا حکم دیا، اور وراثت میں عورت کو حقدار ٹھرایا۔

حوالہ جات

1۔ مودودی، سید، ابوالاعلیٰ، تفہیم القرآن، (ترجمان القرآن لاہور، طبع دہم، 1993) 04:91

Maududi , Syed , Abul Aala , Tafheem Ul Quran , vol .04 , pp 91 , Tarjuman ul Quran Publications , Lahore , 1993

2۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، کتاب المظالم، شرح، ولی اللہ، (دار العلم، استنبول، 1988ء) 04:509

Bukhari , Muhammad Bin Ismail , Sahih ul Bukhari , Kitab Ul Mazalim , VOL.04,PP509 , Dar ul Ilam Istanbul , 1998

3۔ اکبر آبادی، انتظام اللہ، تاریخ ملت، (مکتبہ خلیل، لاہور، 2012ء) 01:28

Akbar Abadi , Intezam Ullah , Tareekh Mellat , vol .01, pp 28 ,Maktabh Khalil , Lahore , 2012

4۔ خان، امیر علی، حیات انبیاء علیہم السلام کا انسائیکلوپیڈیا، (مشتاق بک کارنر، لاہور، س۔ن) 94:

Khan, Ameer Ali , Hayat Anbeya Alaihem Us Salam ka Encyclopedia , pp94 , Mushtaq Book Corner , Lahore

5۔ اکبر آبادی، انتظام اللہ، تاریخ ملت، (مکتبہ خلیل، لاہور، 2012ء) 01:484

Akbar Abadi , Intezam Ullah , Tareekh Mellat , vol .01, pp 448 ,Maktabh Khalil , Lahore , 2012

6۔فوزان ، ڈاکٹر صالح ، خواتین کے مخصوص مسائل ، (مترجم)رضاءاللہ مبارکپوری ، (الدعوۃ الجالیات ، بالربوہ ،2006):10

Faozan , Dr Salih , Khawateen ke Makhsos Masael , (Trans),Razaullah Mubarakpuri ,pp10 , al dawat ul jaliyat , brabwah, 2006

7۔عمری، جلال الدین، اسلام میں عورت کے حقوق،(اسلامک پبلیکیشنز،لاہور،1990):15

Umari , jalal Ud din , Islam me Aorat ke Huqooq , pp15 , Islamic Publications , Lahore 1990

8۔میاں، مسعود احمد، حیات النساء،(ادارہ اشاعت و تحقیق،لاہور2010ء):330

Mian , Masood Ahmed , Hayat Un Nisa , pp 330 , Ishaat wa Tahqeeq , Lahore 2010

9۔مفتی، محمد شفیع، مفتی اعظم پاکستان، معارف القرآن،(ادراۃ المعارف کراچی،2017ء)02:351

Mufti , Muhammad Shafi , Mufti Azam Pakistan , Maarif Ul Quran , vol .02 , pp 351 , idartul Maarif Karachi , 2017

10۔ایضا،352

Ibid ,352

11۔القرآن، النساء:19

Al Quran , Al nisa , 19

12۔البیضاوی ، قاضی ، ناصر الدین بن عبد اللہ بن عمر ، انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بہ تفسیر البیضاوی ، (مکتبہ بشری، کراچی،2006ء)02:163

Al Bezawi , Qaazi , Nasir ud Din bin Abdullah Bin Umer , Anwaar ut tanzeel wa Asrar Ut Taweel Al maroof ba Tafseer Bezawi , vol .02 , pp 163 , Maktabh Bushra , Karachi ,2006

13۔بھٹی، محمد اسحاق، مولانا، باکمال خواتین،(مکتبۃ الفہیم، یوپی، انڈیا،2012ء):31

Bhatti , Muhammad Ishaq , Maulana, Bakamal Khawateen , pp31 , Maktabatul Faheem , UP , India ,2012

14۔طبری، ابوجعفر، علامہ، محمد بن جریر، تاریخ طبری (اردو ترجمہ)، تاریخ الامم والملوک،(مترجم، ابراہیم ندوی)، (عبداللہ اکیڈمی، لاہور، س۔ن)،01:333

Tabari , Abu jafar , Allamah , Muhammad Bin Jareer , Tareekh Tabari , (Urdu Tarjuma) Tareekh Ul Umam Wal Mulook , (Translator , Ibrahim Nadvi), vol .01, pp 333 ,Abdullah Academy , Lahore

15۔ایضا،01:134

Ibid , vol ,01, pp 134

16۔صاحب، محمد طیب، خطبات حکیم الاسلام، (بیت السلام پبلشر، کراچی، 2011)08:51

Sahib , Muhammad Tayyab , Khutbat Hakeem Ul Islam , vol ,08 , pp 51 , Bait Us Salam Karachi , 2011

17۔بخاری، محمد بن اسماعیل، کتاب الانبیاء، اول، (دار العلم، استنبول، 1988ء)04:103

Bukhari , Muhammad Bin Ismail , kitab ul Anbia , 1st edition , vol .04 , pp103 , Dar ul Ilam, Istanbul , 1988

18۔کاتب الواقدی، علامہ، محمد بن سعد، طبقات ابن سعد، (مشتاق بک کارنر، لاہور س۔ن)02:578

Katib Ul Waqidi , Allama , Muhammad Bin Saad , Tabqaat Ibne Saad , vo,.02 ,pp 578 , Mushtaq Book Corner , Lahore

19۔عبد الحق، مولانا، فتاوی حقانیہ، (دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک، س۔ن)01:257

Abdul haq , Maulana , Fatawa Haqqania , Vol.01 , pp 257 , Dar Ul Uloom , Haqqaniyah , Akorrah , Khattak

20۔الرازی، امام، فخر الدین، تفسیر کبیر، (مکتبہ فیصل، دیوبند، س۔ن)07:226

Al Razi , Imam , Fakhr Ud Din , Tafseer Kabeer , vol ,07 pp 226 , Maktabh Faisal , Deoband

21۔اکبر ملک، غلام، عورت کا مقدمہ اسلام کی عدالت میں، (جھنگ پبلشرز، 1991ء):140

Akbar Malik , Ghullam , Aorat Ka Muqqadimah Islam Ki Adalat Me , pp 140 , Juhang Publishers , 1991

22۔القرآن، الزخرف:،17،18

Al Quran , Al Zukhraf , 17,18

23۔الدمشقی، ابو القاسم، علی بن حسن، تاریخ ابن عساکر، (دار الصفہ، بیروت، لبنان، س۔ن)7:225

Al Dimashqi , Abul Qasim , Ali Bin Hassan, Tareekh Ibne Assakir , vol.07 , pp 225 , Dar Us Sufah , Beruit , Labnon

24۔دہلوی، سلطانہ رضوانہ، عورت کے حقوق، (مکتبہ کاملہ پبلشرز، انڈیا، 1982ء)02:367

Dehlwi , Sultana Rezwana , Aorat Ke Huqooq , vol .02 , pp 367 , Maktabah Kamilah Publishers ,India ,1982

25۔شیخ، محمد بن صالح، اصلاح معاشرہ میں عورت کا کردار، (موسسہ الشیخ محمد بن صالح، الخیریہ، س،ن):21

Sheikh , Muhammad Bin Saalih , Islah e Muashra me Aorat Ka Kerdar , pp 21 , Mussasah Al Shaikh Muhammad Bin Salih , Al Khairiyah

26۔ابن ہشام، بن یسار، محمد بن اسحاق، سیرت النبی ﷺ، (ادارہ اسلامیات، لاہور، 1994ء)01:70

Ibne Hisham , Bin Yasar , Muhammad Bin Ishaq , Seerat Un Nabi SAW , vol 01 , pp 70 , Idarh Islamiyat , Lahore , 1994

27۔نانوتوی، محمد قاسم، مولانا، سوانح قاسمی، (مکتبہ رحمانیہ، دہلی، 1980) 02:04

Naanutvi , Muhammad Qasim , Maulana , Sawaneh Qasmi , vol .02, pp04 , Maktabah Rahmania , Dehli , 1980

28۔القرآن، التکویر 8۔7

Al quran , Al Takveer , 7,8

29۔الطبرانی، امام، ابی القاسم، سلیمان بن احمد، باب القاف، (دار لکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، 1971ء) 18:337

Al Tibrani , Imam , Abi Al qasim , Sulaiman bin Ahmed , Baab Ul Qaaf , Vol.18 , pp 337

30۔باکمال خواتین، حوالہ مذکور: 09

Bakamal Khawateen , pp09

31۔آفندی، وجدی، فرید، اللولو والمرجان فی تکلم المرآۃ باآیات القرآن، مترجم، ابوالکلام آزاد، (المکتبۃ الاثریہ، شیخوپورہ، س۔ن) :157

Afindi , Wajdi , Fareed , Al lulu Wal Marjaan fe takallumel Marate Be Ayatel Quran , Trans , Abul Kalam Azad , pp157 , Al Maktabtul Asareyyah , Sheikhupura